

آنریری مجسٹریٹ

پنجاب کے مشہور ادیب فطرت نگار فسانہ نویس

جناب سدرشن صاحب

کا تصنیف کردہ

ایک نہایت دلچسپ پر لطف مذاقیہ ڈراما

جسے

مینیجر سرسوتی آشرم پستکالیہ لاہور

نے

مرکنٹائل پریس لاہور میں چھپوا کر شائع کیا

۱۹۲۸ء

تیسری دفعہ　　دو ہزار کاپی　　قیمت فی کاپی چار آنے ۴ر

مقدمہ کو مکدمہ۔ خوف کو کھوف۔ قید کو کید۔ جُرمانہ کو جریمانہ۔ الزام کو الجام۔ اور اسی طرح کئی دیگر الفاظ کو غلط بولتے ہیں۔ امید ہے ناظرین اس کے مطالعہ سے بیحد محظوظ ہوں گے۔

آخر میں مَیں یہ صاف طور پر لکھ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس کتاب سے کسی کی دل آزاری مقصود نہیں۔ بلکہ اُردو داں پبلک کے لئے ایک تفریحی شغل بہم پہنچانا ہے۔

رام کٹیا لاہور
یکم اپریل ۱۹۲۳ء

سُدرشن

آنریری مجسٹریٹ

پہلا منظر

گنڈوشاہ کے مکان کا صحن

وقت دوپہر

گنڈوشاہ چارپائی پر بیٹھے حساب کتاب میں مصروف ہیں منہ سے حقہ کی
نے لگی ہے سامنے ان کی بیوی شاموچارپائی پر بیٹھی ہوئی ہے اور
مالن اس کے سر سے سفید بال چن چن کر نکال رہی ہے
ذرا فاصلے پر پہریا بیٹھا گنا چوس رہا ہے۔

(باہر سے آواز)

آواز۔ گنڈوشاہ! گنڈوشاہ!!

گنڈوشاہ (گردن اٹھا کر) مالن!

مالن (بال نکالنا بند کر کے) جی۔

گنڈو شاہ ۔ (حقہ کا کش لگا کر) یہ دیکھیو تو باہر کون بلا رہا ہے۔

(پھر حساب میں مصروف ہو جاتا ہے)

مالن ۔ کوئی جاٹ ہوگا۔ روپیہ لینے آیا ہوگا۔ اس کی لڑکی کی شادی ہوگی۔ جا ہریا دیکھ

(پھر بال نکالنے لگ جاتی ہے)

ہریا ۔ (گنا چوستے ہوئے) تیری ٹانگیں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ لالہ جی نے کہا ہے۔ کام کر۔ مجھ پہ حکم چڑھا دیا۔

(پھر گنا چوسنے لگ جاتا ہے۔)

آواز ۔ لالہ جی ۔ اے لالہ جی!!

گنڈو شاہ ۔ مالن دیکھ کون ہے؟ (بلند آواز سے) آیا۔

(پھر حساب میں مصروف ہو جاتا ہے)

مالن ۔ کمبخت گنا چوس رہا ہے۔ اتنا نہیں ہوتا۔ ذرا دروازے تک ہو آئے۔

(جاتی ہے

ہریا ۔ حکم چڑھا دیتی ہے۔ حکم چڑھا دیتی ہے۔

شامو ۔ اور تو کونسے موتی پڑو رہا ہے۔ ذرا چلا جاتا۔ تو کیا گجب ہو جاتا۔ وہ تو آخر کچھ کر رہی تھی

ہریا ۔ دن رات کام کر کر کے میری کمر ٹوٹ جاتی ہے۔ مگر آپ پھر بھی ناراج ہی رہتی ہیں۔

شامو ۔ بڑا کام کرتا ہے بتا تو صبح سے تو نے کیا کیا کام کیا ہے؟

ہریا ۔ بھاجی لایا۔ پانی بھرا۔ درزی کے پاس گیا۔ لالہ جی کے لئے تمباکو لایا اب ذرا کمر سیدھی کرنے لگا ہوں۔

شامو ۔ یہی بڑا کام ہے ....

(مالن گھبرائی ہوئی داخل ہوتی ہے)

شامو۔ کون ہے؟

مالن۔ چڑپھانسی (ہانپتی ہے)

شامو۔ (اُچھل کر) چڑپھانسی؟

گنڈوشاہ۔ (کتاب چھوڑ کر) کیا ہے؟ مالن تجھے کیا ہوا (حُقہ پیتا ہے)

مالن۔ باہر چڑپھانسی کھڑا ہے!

(گنڈوشاہ گھبرا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حقہ اُلٹ جاتا ہے)

گنڈوشاہ۔ چڑپھانسی؟

مالن۔ ہاں لالہ جی چڑپھانسی۔

گنڈوشاہ۔ ہم نے کوئی چوری کی ہے۔ ڈاکہ مارا ہے۔ کسی کو قتل کیا ہے۔ چڑپھانسی کیوں آیا ہے؟

شامو۔ (روتے ہوئے) رام جانے کیا ہو جائے گا۔ میری آنکھ پھڑک رہی تھی پتہ نہیں چڑپھانسی کیوں آیا ہے۔ سیتلا مائی تیرا ہی سہارا ہے۔

گنڈوشاہ۔ مگر یہ چڑپھانسی کیوں آیا ہے؟

ہریا۔ (گنا ختم کر کے) چڑپھانسی نہیں ہوگا۔

گنڈوشاہ۔ اچھا؟

شامو۔ تیرے منہ میں گھی شکر۔ ذرا دیکھ تو سہی۔

گنڈوشاہ۔ جا بھائی دیکھ۔ میرا تو کلیجہ دھڑک رہا ہے۔ (شامو سے) ذرا دیکھ دھک دھک کر رہا ہے (ٹھنڈی سانس لیتا ہے)

ہریا۔ (چٹکی بجا کر) میں ابھی آیا۔ (دوپٹہ سنبھالتا ہوا جاتا ہے)

گنڈوشاہ۔ مالن!

مالن۔ جی!

گنڈو شاہ۔ چڑیھانسی تھا؟

مالن۔ ہاں لالہ جی چڑپھانسی تھا۔ کوئی میں اتنی بیوکوف ہوگئی ہوں۔

گنڈو شاہ۔ اچھی طرح سے دیکھا تھا؟

مالن۔ اچھی طرح سے۔ میرا جسم تو پسینہ پسینہ ہوگیا تھا۔

گنڈو شاہ۔ مہاٹیر تیرا ہی آسرا ہے۔

شامو۔ (ٹھنڈی سانس لے کر) سیتلا مائی۔ تو ہی بچا۔ ہمارے گھر میں تو آجتک چڑپھانسی نہیں آیا۔

(ہریا دوڑتا ہوا آتا ہے)

گنڈو شاہ۔ ہریا!

ہریا۔ (ہانپ ہانپ کر) لالہ جی وہی ہے۔

گنڈو شاہ۔ وہی کون؟

ہریا۔ وہی چڑپھانسی۔

مالن۔ میں نے جھوٹ تھوڑا ہی کہا تھا۔

گنڈو شاہ۔ (ماتھے پر ہاتھ مار کر) پتہ نہیں۔ نصیبوں میں کیا لکھا ہے جو چڑپھانسی آیا ہے (ہریا سے) تو نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟

ہریا۔ پوچھتا کون؟ میرے تو پران ہی نکل گئے تھے۔ میں بھاگ کر یہاں پہنچا ہوں کہیں پکڑ کر کیدہی کر دیتا۔ تو پھر میں کیا کرتا۔

گنڈو شاہ۔ تو اب کیا ہوگا؟

آواز۔ لالہ جی! لالہ جی!!

شامو۔ لو وہ پھر بلا رہا ہے؟

مالن۔ وہی چڑ پھانسی ہے۔
گنڈو شاہ۔ تو کیا کیا جائے مجھے تو ڈر لگتا ہے۔
شامو۔ رہریا سے، کہدے لالہ جی گھر پر نہیں ہیں۔
گنڈو شاہ۔ کہدے۔ کہدے۔ یہ ٹھیک ہے۔
مالن۔ پتہ نہیں کسی نے کیا الزام لگا دیا ہے۔
شامو۔ کسی دشمن کا کام ہے۔ کسی دشمن کا۔
ہریا۔ میرا بھی یہی کھیال ہے۔
گنڈو شاہ۔ ارے جاکر کہدے۔ لالہ جی گھر پر نہیں ہیں۔
شامو۔ سنتا نہیں جاکر کہدے۔

(چپڑاسی کا یکایک داخلہ)

گنڈو شاہ۔ چڑ پھانسی!

(شامو۔ مالن۔ اور ہریا سب کا بھاگنا)

چپڑاسی۔ لالہ گنڈو شاہ جی مکان پہ ہیں۔
گنڈو شاہ۔ پھرنگی صاب کے چڑ پھانسی جی بندگی!
چپڑاسی۔ بندگی۔ مہاراج بندگی۔
گنڈو شاہ۔ (دھوتی سے ایک روپیہ نکال کر) چڑ پھانسی جی!
چپڑاسی۔ مہاراج!
گنڈو شاہ۔ (روپیہ دے کر) یہ آپ کے سربت پانی کے لئے ہے۔
چپڑاسی۔ آپ کی مہربانی چاہیئے۔ (روپیہ لے لیتا ہے)
گنڈو شاہ۔ چڑ پھانسی جی!
چپڑاسی۔ جی شاہ صاب۔

گنڈو شاہ کیا حکم ہے؟ ہم نے کیا اکسیر کی ہے؟
چپڑاسی۔ آپ کو ڈپٹی کمشنر نے بلایا ہے۔
گنڈو شاہ۔ (گھبرا کر) پھرنگی صاب نے۔
چپڑاسی۔ ہاں جی۔
گنڈو شاہ۔ پر میں نے کوئی اکسیر نہیں کی۔ پھر مجھے کیوں بلایا ہے؟ (ٹھنڈی سانس لے کر
چڑھ پھانسی جی!
چپڑاسی۔ ہاں شاہ جی!
گنڈو شاہ۔ کہہ دو۔ وہ یہاں نہیں ہے۔ میں آپ کا ٹکٹ دے دوں گا۔
چپڑاسی۔ مگر معلوم ہو گیا تو پھر؟
گنڈو شاہ۔ میں گنگا جی چلا جاتا ہوں۔
چپڑاسی۔ تو وہ پھر بھیج دیں گے۔
گنڈو شاہ۔ تو ایک اور کام کرو۔ کہہ دو وہ مر گیا ہے۔
چپڑاسی۔ اگر کوئی چغلی کر دے۔ تو مجھے جرمانہ ہو جائیگا؟
گنڈو شاہ۔ نہیں! میں ابھی سیاپا شروع کروا دیتا ہوں۔ سارے محلہ میں شور
مچ جائے گا۔
چپڑاسی۔ (سوچ کر) نہیں مہاراج۔ یہ نہایت مشکل ہے۔ آپ ذرا ہو آئیں۔ کوئی خوف
کی بات نہیں۔ آپ تسلا رکھیں۔
گنڈو شاہ۔ پھرنگی صاب کے چڑھ پھانسی مجھے بچا لو۔ میں آپ کو ایک اور دھیلا (روپیہ)
دے دیتا ہوں۔ بس آج کہہ دو کہ وہ مر گیا ہے۔ (روپیہ نکال کر دکھاتا
ہے۔)
چپڑاسی۔ (حریصانہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے) یہ مشکل ہے۔

گنڈو شاہ۔ مگر میں نے کیا کیا ہے (روپیہ پھر دھوتی میں باندھ لیتا ہے)
چپڑاسی۔ گنڈو شاہ آپ ہی ہیں نا؟
گنڈو شاہ۔ چڑپھانسی جی میں تو گنڈو بن ہوں۔
چپڑاسی۔ آپ بڑے امیر ہیں نا؟
گنڈو شاہ۔ کون کہتا ہے۔ ہم تو ایک وکت روٹی کھاتے ہیں چڑپھانسی جی! بیشک کسی سے پوچھ لیں۔ ہم تو بڑے گڑیب اا ہوڑیے ہیں۔
چپڑاسی۔ نہیں آپ ہی گنڈو شاہ ہیں۔
گنڈو شاہ۔ چڑپھانسی جی، اس محلہ میں امیر تو جھنڈو شاہ ہیں۔ آپ گلتی تو نہیں کر رہے۔
چپڑاسی۔ جھنڈو شاہ کو بھی بلایا ہے۔
گنڈو شاہ۔ ہاں (دلیر ہو کر) تو کوئی حرج نہیں۔ وہ نکڑو الامکان ہے۔ چل کر آواج دو۔
چپڑاسی۔ تو آپ تیار ہو جائیں۔ میں اُن کو بلاتا ہوں۔
گنڈو شاہ۔ بہت اچھا چڑپھانسی جی بہت اچھا۔ آپ چلیں۔ مگر یہ کھیال رکھیں کہ میں بڑا گڑیب آدمی ہوں۔ ہم کبھی رات کو کھاتے ہیں۔ کبھی بھوکے سو رہتے ہیں۔ ہاں جھنڈو شاہ امیڑ آدمی ہیں۔

(چپڑاسی کی روانگی۔ شامو۔ مالن اور ہریا کا باہر آنا)

شامو۔ تو اب کیا ہو گا؟ (روتی ہے۔ اور ناک صاف کرتی ہے)
گنڈو شاہ۔ کوئی ڈر نہیں۔ جھنڈو شاہ کو بھی بلایا ہے۔ تم روتی کیوں ہو؟
شامو۔ یہ تم پر الزام کس نے لگا دیا ہے؟
ہریا۔ (سنجیدگی سے) کسی دشمن کا کام ہے۔

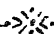
گنڈوشاہ۔ مَیں پہلے ہی سمجھا تھا۔ کسی دشمن کا کام ہے۔ ہریا!

ہریا۔ جی!
گنڈوشاہ۔ تم ایک کام کرو۔ جا کر نائن کو بلا لاؤ۔
ہریا۔ لو وہ آپ ہی آ گئی۔

(نائن کا داخلہ)

گنڈوشاہ۔ رانی!
نائن۔ (چھوٹا سا گھونگھٹ نکال کر) ہاں لالہ جی!
گنڈوشاہ۔ ایک کام کرو،
نائن۔ کیا؟
گنڈوشاہ۔ ہمارا اسباب ایک دن کے لئے اپنے گھر رکھ لو۔
نائن۔ (گھبرا کر) کیوں؟ مالمہ کیا ہے؟
شامو۔ کسی نے الجام لگا دیا ہے۔ پھرنگی کا چڑپھانسی آیا ہے۔
نائن۔ ہَیں ہچڑ پھانسی؟
شامو۔ ڈرنے کی جرورت نہیں۔ لالہ جی نے سربت پانی کے لئے اُسے ایک روپیہ دے دیا ہے۔
نائن۔ ہم پر کوئی بات نہ آئے؟
گنڈوشاہ۔ نہیں نہیں مزال ہے۔ رانی تمہارا اک نہیں رکھیں گے۔ ہریا!
ہریا۔ ہاں مہاراج۔
گنڈوشاہ۔ چلو۔ اسباب اٹھا اٹھا کر رانی کے مکان پر پہنچا دو۔ شام تک مکان کھالی ہو جائے۔ تلاسی ہوگی۔
نائن۔ لالہ جی............

گنڈو شاہ۔ پھکنا کرو۔ مزال ہے۔
(ڈرتے ڈرتے صافہ گلے میں ڈال کر روانگی)



دوسرا منظر

جھنڈو شاہ کے مکان کا ایک کمرہ

وقت دوپہر

{جھنڈو شاہ بیٹھے کھچڑی کھا رہے ہیں۔ ان کی بیوی رام دیوی سامنے بیٹھ کر پنکھا کر رہی ہے۔}

جھنڈو شاہ۔ برکت کی ماں! دہی کتنے کا منگوایا تھا؟
(کھچڑی کھاتا ہے)

رام دیوی۔ (پنکھا کرتے ہوئے) دو پیسے کا۔

جھنڈو شاہ۔ تم میرا دیوالہ نکال دوگی۔ (کھاتا ہے)

رام دیوی۔ اب یہ بھی کوئی پھجول کھرچی ہے؟

جھنڈو شاہ۔ (پانی کا گھونٹ بھر کر) کیوں نہیں۔ اس طرح تو ہم اُجڑ جائیں گے۔ پیسے کا منگوایا کرو۔

رام دیوی۔ اچھا۔

جھنڈو شاہ۔ (ڈکار لیکر) برکت کی ماں!

رام دیوی۔ کھچڑی دوں؟
جھنڈو شاہ۔ ہاں تھوڑی سی ڈال دو۔
رام دیوی۔ (کھچڑی ڈالتے ہوئے) اب میری نتھ کب آئیگی؟
جھنڈو شاہ۔ آجائے گی۔ (منہ بھرا ہوا ہے)
رام دیوی۔ شاموں کی بن کر پرانی بھی ہو گئی ہے۔ اور آپ کے ابھی وعدے ہی ہو رہے ہیں۔
جھنڈو شاہ۔ وہ امیر ہیں۔
رام دیوی۔ اور ہم غریب ہیں؟
جھنڈو شاہ۔ اُن کے سامنے تو غریب ہی ہیں۔
رام دیوی۔ بس جب کچھ مانگو اُسوقت غریب بن جاتے ہیں۔ یہ بہانہ کھوب ملا ہے... لو (گال پر ہاتھ رکھ کر) کھچڑی میں گھی ڈالنا تو یاد ہی نہیں رہا۔
جھنڈو شاہ۔ رہی جو تھا۔ کوئی حرج نہیں۔ تمہیں نتھ کا کھیال رہتا ہے۔

(ہردیوی کا داخلہ)

ہردیوی۔ رامو! رامو!!
رام دیوی۔ کیوں جڑ واِئیں برکت کے باپ کو روٹی کھلا رہی ہوں۔
ہردیوی۔ تمہارے دروازے پر جڑ پھانسی کھڑا ہے۔
رام دیوی۔ (کھڑی ہو کر) جڑ پھانسی آئے تمہارے گھر۔ جڑ پھانسی آئے تمہارے باپ کے گھر۔ ہم نے کوئی چوری کی ہے۔ جوا کھیلا ہے؟
ہردیوی۔ لڑتی کیوں ہو۔ باہر نکل کر دیکھ لو۔ کہ میں نے سچ کہا ہے یا جھوٹ۔
جھنڈو شاہ۔ (کھچڑی چھوڑ کر) دیکھو تو......

(رام دیوی کا باہر جانا اور فوراً واپس آنا)

جھنڈو شاہ۔ کیوں بولو کیا ہے؟
رام دیوی۔ چڑ پھانسی! چڑ پھانسی!
جھنڈو شاہ۔ چڑ پھانسی؟ کیا ٹیٹی والا چڑ پھانسی؟
رام دیوی۔ ہاں ٹیٹی والا چڑ پھانسی۔
جھنڈو شاہ۔ ہٹ جاؤ مجھے لیٹ جانے دو۔ میرا دل گھبرا رہا ہے۔ برکت کی ماں!
رام دیوی۔ (رو کر) حوصلہ کرو!
جھنڈو شاہ۔ میرا دل گھبرا رہا ہے۔
ہر دیوی۔ اس سے کیا ہوگا۔ حوصلہ رکھو۔ اور پوچھو کیا بات ہے۔
جھنڈو شاہ۔ میرا دل گھبرا رہا ہے۔ میرا دل گھبرا رہا ہے۔
رام دیوی۔ برف منگواؤں؟ (آہ سرد بھر کر) دیوی ماتا تیرا ہی سہارا ہے۔
{ جھنڈو شاہ لیٹ کر دم روک لیتا ہے۔ رام دیوی چلانے لگ جاتی ہے۔ معاً گنڈو شاہ داخل ہوتا ہے }
گنڈو شاہ۔ حوصلہ کرو۔ لالہ جی حوصلہ کرو۔ چلو چل کر پوچھتے ہیں۔ کہ ہم نے کیا کیا ہے
پھرنگی صاب کھا جائے گا کیا؟
جھنڈو شاہ۔ تم بھی میرے ساتھ چلوگے؟
گنڈو شاہ۔ چلوں گا کیوں نا؟ (سنجیدگی سے) چلو چلتے ہیں۔
جھنڈو شاہ۔ تم بھی چلوگے؟ تمہاری بڑی مہربانگی ہوگی۔
گنڈو شاہ۔ مجھے بھی بلایا ہے۔ چڑ پھانسی میرے گھر بھی گیا تھا۔
جھنڈو شاہ۔ یہ بات ہے؟ تو پھر کیا ہے؟
گنڈو شاہ۔ چلو چلیں۔
جھنڈو شاہ۔ چلو (مڑ کر) برکت کی ماں!

رام دیوی۔ (گھونگھٹ کے اندر سے) ہاں!
جھنڈو شاہ۔ حوصلہ سے رہنا۔ بھکر کیا ہے۔
رام دیوی۔ نرمی سے بات چیت کرنا۔
جھنڈو شاہ۔ بھکر نہ کرو۔ میرے ساتھ لالہ گنڈو مل بھی تو ہے؟
(جانے کو تیار ہوتے ہیں)
رام دیوی۔ ٹھہر جاؤ۔ سگن لے کر جاؤ۔
گنڈو شاہ۔ اکل کی کہی ہے۔
رام دیوی۔ پورن دیوی! پورن دیوی!!
پورن دیوی۔ ہاں بھابی!
رام دیوی۔ پانی کی گڑوی بھر کر آگے کھڑی ہو۔
پورن دیوی۔ اس میں کچھ ڈالیں گے؟
رام دیوی۔ ہاں ڈالیں گے۔
(شنکر داس داخل ہوتا ہے)
شنکر داس۔ رام رام شاہ جی!
جھنڈو شاہ۔ بھائی بچ کر آ گئے۔ تو رام رام بھی ہو جائیگا۔ ابھی تو پھنس گئے ہیں۔
شنکر داس۔ کیوں؟ کیا بات ہے؟
رام دیوی۔ جی پھانسی آیا ہے۔
شنکر داس۔ رام رام۔ کہیں مجھے نہ دیکھ لے۔ گرب کا تو کھون ہو جائیگا مہاراج
ماپھ کرنا۔ پر کیا کریں۔ جمانہ ناجک ہے۔ آپ تو جانتے ہیں۔ کہ ہم آپ کے تابعدار
ہیں۔ پر کیا کریں۔ جمانہ ناجک ہے۔ (روانگی)
گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ!

جھنڈو شاہ۔ ہاں گنڈو شاہ!

گنڈو شاہ۔ تم نے دیکھا۔ جانا ٹھیک ہے۔

جھنڈو شاہ۔ ہاں بھائی نہ چڑپانسی ہمارے گھر آتا نہ یہ باتیں سنتے۔ اگر بچ کر آگئے تو (ٹھنڈی سانس بھر کر) دیکھا جائیگا۔

گنڈو شاہ۔ حوصلہ کرو۔ جھنڈو شاہ جی حوصلہ کرو۔ مزاق ہے۔ کوئی ہم نے کتل کیا ہے کھون کیا ہے۔ پھرنگی صاب سے چل کر پوچھتے ہیں۔

جھنڈو شاہ۔ (گھبراہٹ کو چھپا کر) نہیں پھکر کیا ہے۔ پھکر کیا ہے۔ (اداس ہو کر) مگر ایک بات ہے۔ گنڈو شاہ۔ اس چڑپانسی کو دیکھکر میرا دل گھبرا جاتا ہے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔

گنڈو شاہ۔ پھکر نہ کرو۔ مزاق ہے۔ (پلٹ کر آواز دے) پورن دیوی دروازے پر آگئی۔

رام دیوی۔ (گھونگھٹ کے اندر سے آہستہ سے) ہاں آگئی ہے۔

جھنڈو شاہ۔ تو آؤ چلیں۔

گنڈو شاہ۔ چلو جھنڈو شاہ۔ کہیں پھرنگی کا چڑپانسی رنج نہ ہو جائے۔ مہابیر ہی آسرا ہے۔

(دونوں کی روانگی)

تیسرا منظر

کچہری میں ڈپٹی کمشنر کا کمرہ

ڈپٹی کمشنر کے سامنے کاغذوں کا انبار پڑا ہے۔ اور وہ دیکھ دیکھ کر اُن پر دستخط کرتا جاتا ہے۔ ایک طرف ریڈر بیٹھا ہے۔ دروازے پر اردلی کھڑا ہے

(یکایک ڈپٹی کمشنر سر اٹھاتا ہے۔)

ڈپٹی کمشنر۔ ویل ریڈر۔

ریڈر۔ حضور۔

ڈپٹی کمشنر۔ ابھی تک وہ رئیس نہیں آئے؟

ریڈر۔ نہیں حضور۔

ڈپٹی کمشنر۔ نیٹو لوگ پاگل کے ماپھک ہے۔ ٹائم کا کوئی پروا نہیں کرتا۔ اِتنا دیر ہو گیا وہ لوگ ابھی تک نہیں آیا۔

ریڈر۔ حضور ٹھیک فرماتے ہیں۔

ڈپٹی کمشنر۔ یہ لوگ بالکل گدھا ہے۔ بالکل گدھا ہے۔

ریڈر۔ ٹھیک ہے حضور۔ جناب کا خیال ٹھیک ہے۔

ڈپٹی کمشنر۔ تم بہوت اچھا لوگ ہے۔ ہم تم پر کھوب کھوش ہے۔

ریڈر۔ حضور کی مہربانی ہے۔ میں جناب کا غلام ہوں۔ وہ ابھی آتے ہیں۔

ڈپٹی کمشنر۔ ویل اردلی۔

اردلی۔ (دوڑکر) حضور!
ڈپٹی کمشنر۔ سب جج حسن دین کو ہمارا سلام بولو۔
اردلی۔ بہت اچھا حضور!

(اردلی جاتا ہے)

ریڈر۔ حضور حاضری آگئی ہے۔
ڈپٹی کمشنر۔ ویل ابھی سب جج آئیں گے۔
ریڈر۔ وہ انتظار کریں گے۔ اتنے میں حضور حاضری کھائیں گے۔ ٹائم ہوگیا ہے۔
ڈپٹی کمشنر۔ تم بہوٹ اچھا لوگ ہے۔
ریڈر۔ حضور کی مہربانی ہے۔

{ ڈپٹی کمشنر دوسرے کمرے میں چلا جاتا ہے
سب جج حسن دین کا داخلہ }

ریڈر۔ (کھڑے ہوکر) سلام حضور!
حسن دین۔ صاحب کہاں ہیں؟
ریڈر۔ حاضری کھانے گئے ہیں۔
حسن دین۔ (کرسی پر بیٹھ کر) میری طلبی کیوں ہوئی ہے؟
ریڈر۔ صاحب نے سید مٹھا کے دو رئیسوں کو بلایا ہے۔ اُن کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کرنے کا ارادہ ہے۔ مگر وہ دونوں بالکل بیوقوف ہیں۔ اُن کو تو بات کرنے کی بھی تمیز نہیں۔
حسن دین۔ (سگریٹ سلگا کر) کون ہیں؟
ریڈر۔ ایک تو گنڈو شاہ ہیں۔
حسن دین۔ لاحول ولا قوۃ۔

ریڈر۔ اور دوسرے جھنڈو شاہ ہیں۔

حسن دین۔ تو دونوں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔

ریڈر۔ اس میں کیا شک ہے۔ صاحب کی نظر انتخاب کی داد دینی چاہیئے۔ کیا لاجواب موتی تلاش کئے ہیں۔ کہ ان کا ثانی سارے شہر میں دستیاب نہ ہو سکے۔

حسن دین۔ (سگرٹ کا کش لگا کر) واقعی! واقعی!!

(چپراسی کا داخلہ)

ریڈر۔ آئے؟

چپراسی۔ حضور آئے تو ہیں۔ مگر اندر آنے سے ڈرتے ہیں۔ اُن کو کھترہ ہے۔ کہ کہیں کوئی جرمانہ نہ کردے۔

ریڈر۔ نہیں نہیں۔ ان کو سمجھا دو۔ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر اُن سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ اور کہ اُن کو گھبرانا نہ چاہیئے۔

چپراسی۔ مگر وہ سمجھیں بھی؟

(صاحب کا داخلہ)

صاحب۔ ہلو مسٹر حسن ڈین ہو ڈو یو ڈو۔ آئی ہوپ یو آر آل رائٹ۔
(حسن دین آپ کا مزاج کیسا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ بالکل درست ہیں)

حسن دین۔ (اُٹھ کر اور سگرٹ پرے پھینک کر) تھینک یو سر!

صاحب۔ (کرسی پر بیٹھ کر) ویل ریڈر وہ آئے؟

ریڈر۔ ہاں حضور۔ باہر کھڑے ہیں۔ بلالوں؟

صاحب یس۔

(ریڈر باہر جاتا ہے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد گنڈو شاہ اور جھنڈو شاہ

کو ساتھ لے کر واپس آتا ہے۔ جھنڈو شاہ اور گنڈو شاہ دونوں ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں۔ اور دروازے ہی میں زمین پر بیٹھ جاتے ہیں۔ دونوں کے چہروں پر پریشانی کے آثار نمایاں ہیں۔ حسن دین اور ریڈر ہنستے ہیں۔ مگر ہنسی کو روکتے ہیں۔)

صاحب۔ نہیں نہیں یہاں آگے آجاؤ۔ چوکی پر بیٹھو۔

گنڈو شاہ۔ (ہاتھ جوڑ کر) پھرنگی صاب۔ آپ کی مہربانگی ہم ہییں کھوس ہیں۔

جھنڈو شاہ۔ ہاں صاب ہم ہییں اچھے ہیں۔ سرکار کی برابری کرنا کیا ٹھیک ہے؟

صاحب۔ نو نو۔ آگے آجاؤ۔ چوکی پر بیٹھو۔ وہ جاگہ ٹھیک نہیں۔ آگے آجاؤ۔ جلدی کرو!

گنڈو شاہ۔ (ہاتھ جوڑ کر) نہیں پھرنگی مہاراج ہم ہییں کھوس ہیں۔

جھنڈو شاہ۔ (ہاتھ جوڑ کر) نہیں بالکل کوئی تکلیف نہیں۔ ہم آپ کے تابے دار ہیں۔ ہم آپ کے برابر کیسے بیٹھ سکتے ہیں؟

گنڈو شاہ۔ ہماری مزال ہے۔

صاحب۔ (ہنس کر) نو نو۔ آگے آجاؤ۔ چوکی پر بیٹھو۔

ریڈر۔ (دونوں سے) آپ صاحب کے پاس چل کر بیٹھ جائیں۔ ورنہ وہ خفا ہو جائیں گے انگریز لوگ اس طرح کے تکلف سے بہت پریشان ہوتے ہیں۔

جھنڈو شاہ۔ (گھبرا کر) گنڈو شاہ؟

گنڈو شاہ۔ ہاں جھنڈو شاہ۔

جھنڈو شاہ۔ ہم نے پھرنگی صاب کو کیا تکلیف دی ہے؟

گنڈو شاہ۔ بالکل نہیں۔ ہماری مزال ہے۔

ریڈر۔ تکلیف نہیں۔ میں نے تکلف کہا تھا۔ آپ آگے چل کر صاحب کے قریب

بیٹھ جائیں۔ یہاں بیٹھنے سے وہ خفا ہونگے۔

گنڈو شاہ۔ (ناراضامندی سے) جھنڈو شاہ!

جھنڈو شاہ۔ چلو پھر کیا کیا جائے۔ جیسے حاکم کی مرجی۔ کوئی ہم انکار کر سکتے ہیں؟

گنڈو شاہ۔ مزال ہے۔

(دونوں جوتے اتار کر ڈرتے ڈرتے صاحب کے پاس کرسیوں پر جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔)

صاحب۔ ہم آپ کو دیکھ کر بہوت کھوس ہوا۔

جھنڈو شاہ۔ بہت اچھا۔ پھرنگی مہاراج بہت اچھا۔ آپ کی کھوسی چاہیئے۔

صاحب۔ آپ اچھی طرح بیٹھ جائیں۔

گنڈو شاہ۔ پھرنگی مہاراج ہم تو چڑ پھانسی کو دیکھ کر ڈر گئے تھے۔ ہم نے کیا اکسیر کی ہے گریب لا ہوڑیئے ہیں۔ ہم تو کسی سے لڑتے جھگڑتے بھی نہیں۔

صاحب۔ تم بہوت امیر لوگ ہے۔

گنڈو شاہ۔ امیر۔ امیر کون ہے۔ ہم تو نہایت گریب لا ہوڑیئے ہیں۔ بلا سک تلاسی لے لیں چڑ پھانسی سے پوچھ لیں۔

صاحب۔ کیا بولنے مانگتا؟

جھنڈو شاہ۔ (آہستہ سے) گنڈو شاہ مجھے کیوں پھنساتا ہے؟

گنڈو شاہ۔ (آہستہ سے) مزال ہے۔ (بلند آواز سے) پھرنگی صاب۔ ہم سچ کہتے ہیں ہم امیر نہیں ہیں۔ بڑے گریب ہیں۔

جھنڈو شاہ۔ (سر سے پگڑی اتار کر اور صاحب کے پاؤں میں رکھ کر) پھرنگی صاب ہم بڑے گریب ہیں۔ ہم نے کیا اکسیر کی ہے؟

(حسن دین اور ریڈر ہنستے ہیں۔)

صاحب۔ (حسن دین سے) Well, I can't understand.
Ar n't they the right persons.
مجھے کچھ پتہ نہیں لگتا۔ کیا یہ وہ رئیس نہیں؟

حسن دین۔ Yes, they are. (یہ وہی ہیں)

صاحب۔ But what do they say? (مگر وہ کیا کہہ رہے ہیں؟)

حسن دین۔ They are ignorant of the fact
that they are going to be appointed magistrates.
وہ اس امر واقعہ سے ناواقف ہیں۔ کہ ان کو مجسٹریٹ مقرر کیا جائیگا۔

صاحب۔ Make them understand it. (ان کو سمجھا دو)

گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ!

جھنڈو شاہ۔ ہاں گنڈو شاہ!

گنڈو شاہ۔ یہ گٹ مٹ کیا ہو رہا ہے۔ ملوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے ہی بارے میں گفتگو ہو رہی ہے۔ (صاحب کی طرف مڑ کر) پھرنگی صاب (ہاتھ جوڑ کر) میں بالکل گریب آدمی ہوں۔ میرا باپ بھی گریب آدمی تھا۔ ہم کو دو وکت بھی کھانا نصیب نہیں ہوتا۔ کسی نے گلت الجام لگا دیا ہے۔ میں بالکل گریب آدمی ہوں پڑھپاسی سے بھی پوچھ لیں۔

صاحب۔ ویل کیا بولنے مانگتا؟ (حسن دین سے) بابو!

حسن دین۔ (دونوں ساہوکاروں سے) سنو صاحب نے تمہیں کوئی سزا دینے کے لیئے نہیں بلایا۔ سمجھے؟

جھنڈو شاہ۔ ہاں تو چڑپھانسی کیوں گیا تھا۔ ہم پر بڑی جھبتی ہوئی ہے۔ ہماری تو محلہ بھر میں شہرت ہو گئی ہے۔ ہماری اخبار میں چھپ جائیں گی۔

گنڈو شاہ۔ تو پھر ڈپٹی صاحب نے ہم کو کیوں بلایا ہے؟ ہم نے تو کوئی اکسیر نہیں کی؟
حسن دین۔ صاحب بہادر تم کو آنریری مجسٹریٹ بنانا چاہتے ہیں۔ سمجھے۔
گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ!
جھنڈو شاہ ہاں گنڈو شاہ!
گنڈو شاہ۔ کچھ سمجھے؟
جھنڈو شاہ۔ (سنجیدگی سے) ہاں صاحب ہمیں کم سلیٹ کا ٹھیکہ دینا چاہتے ہیں۔
گنڈو شاہ (دلیر ہو کر) ہاں کوئی حرج نہیں۔ کوئی حرج نہیں۔ ہم کم سلیٹ کا ٹھیکہ لے لیں گے۔ کوئی حرج نہیں۔ کیوں جھنڈو شاہ!
حسن دین۔ نہیں۔ نہیں۔ کمسٹریٹ کا ٹھیکہ نہیں ہے۔ صاحب تمہیں ڈپٹی بنانا چاہتے ہیں۔ کہو منظور ہے۔ سمجھے؟
گنڈو شاہ۔ مگر ڈپٹی تو کالے کو کہتے ہیں۔
جھنڈو شاہ۔ (سر ہلا کر) ہم کو منظور نہیں ہے۔ اور گنڈو شاہ کو منظور ہو تو ہو۔ مگر مجھ کو تو بالکل منظور نہیں ہے۔ کیوں گنڈو شاہ؟
گنڈو شاہ۔ مزاں ہے۔ مزاں ہے!
حسن دین۔ نہیں نہیں حوصلہ رکھو۔ تمہیں ڈپٹی بنایا جائیگا۔ تم کچہری کیا کرو گے لوگوں کو سزائیں دیا کرو گے۔ سمجھے؟
گنڈو شاہ۔ (اتنا منہ کھول کر کہ اس میں مکھی جا سکے) ہاں یہ بات ہے کیوں جھنڈو شاہ
جھنڈو شاہ۔ اچھا ہے اچھا ہے۔ کیا حرج ہے۔ ادہر ملتا ہے۔ کچھ طلب بھی ملے گی یا نہیں؟
گنڈو شاہ۔ ملے گی کیوں نہ؟ کیوں بابو جی؟
حسن دین۔ (سر ہلا کر) طلب کوئی نہیں ملے گی۔ مفت کام کرنا ہوگا مفت سمجھے۔

گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ!

جھنڈو شاہ۔ ہاں گنڈو شاہ!

گنڈو شاہ۔ سُنا؟

حسن دین۔ سمجھے؟

جھنڈو شاہ۔ مگر یہ جریانہ کس اکسیر پہ ہے؟ ہم نے کیا کسو کیا ہے؟ (صاحب سے) بھڑنگی صاب (ہاتھ جوڑ کر) ہم گریب لا ہوڑیے ہیں۔ ہم پر مہربانگی کی جائے۔ کوئی کھتا تو ہم نے نہیں کی۔

حسن دین۔ تم دونوں غلطی پر ہو۔ سمجھے۔ گورمنٹ کی مہربانی ہے۔ وہ تم پر خوش ہوئی ہے۔ کہ یہ عزت تمہیں بخشی گئی ہے۔ شہر میں تمہاری عزت بڑھ جائے گی۔ لوگ تمہیں سلام کرینگے۔ تم کو قید اور جرمانہ کرنے کے اختیارات حاصل ہوں گے۔ کیا یہ معمولی بات ہے۔ عوام میں یہ رتبہ باعث فخر و ناز ہے تم کو خوش ہونا چاہیئے۔ سمجھے۔

گنڈو شاہ۔ (نصف بات سمجھ کر) اوہدہ تو بڑا ہے۔ مگر کھائیں گے کہاں سے کیوں جھنڈو شاہ!

جھنڈو شاہ۔ سرکار دے گی۔ سرکار دے گی۔ پھکر کیوں کرتے ہو۔

حسن دین۔ تم ہمیشہ کچہری نہیں کرو گے۔ کبھی کبھی کرو گے۔ اور ان ایام میں بھی ۱۲ بجے آئے۔ اور دوپہر کے دو بجے چلے گئے۔ سمجھے۔

گنڈو شاہ۔ کیوں جھنڈو شاہ منجور کرلیں۔ میرا تو کھیال ہے۔ کوئی ہرج نہیں۔ لوگ سلامیں کرینگے۔

جھنڈو شاہ۔ اور اگر کوئی بولے تو کید کردیں گے۔ لکھمی چند نے ہمارے مکان پر پرنالا نکالا تھا۔ اب ....

گنڈو شاہ۔ اور وہ جو نفیر یا حلوائی ہے۔ دودھ میں ہمیشہ پانی ہی ملا دیتا ہے۔ آج ہی چل کر اُسے کہہ دیتے ہیں۔ کہ اب سمبھل جاؤ۔ ورنہ چھ مہینے کے لئے کید کر دوں گا۔

جھنڈو شاہ۔ (گردن بلند کر کے) منظور کر لو۔ میری تو یہی صلاح ہے۔

گنڈو شاہ۔ (صاحب سے) منجور ہے پھرنگی صاب منجور ہے۔

حسن دین۔(صاحب سے) They accept it, (وہ منظور کرتے ہیں)

صاحب That is all right, (بہت اچھا)(دونوں ساہوکاروں سے) ہم بہوت کھوس ہے۔(اُٹھ کر) اچھا سلام پہلی تاریخ سے تم لوگ کچہری کرے گا

(گنڈو شاہ سے) سلام۔ (جھنڈو شاہ سے) سلام۔

گنڈو شاہ۔(حسن دین سے) تو کب سے؟

حسن دین۔ انگریزی مہینے کی یکم تاریخ سے۔ سمجھے۔ کہیں بھول نہ جانا؟

جھنڈو شاہ۔ مزال ہے مزال ہے۔

صاحب۔ اب آپ لوگ جا سکتا ہے۔ سلام۔

جھنڈو شاہ۔ ایشر مہاراج آپ کو بڑا لاٹ بنا دے۔

(صاحب اور حسن دین کی روانگی)

گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ۔ پھرنگیوں کی سنگرانت[1] کب ہو گی؟

جھنڈو شاہ۔ (ریڈر سے) پھرنگی صاب کے منیم جی۔ پھرنگیوں کی سنگرانت کب ہو گی؟

[1] ہندوؤں میں مہینے کی پہلی تاریخ کو سنگرانت کہا جاتا ہے۔ گنڈو شاہ کی سادہ لوحی ملاحظہ ہو۔ انگریزی مہینے کی پہلی کو پھرنگیوں کی سنگرانت کہتا ہے۔

ریڈر۔ (ہنس کر) پھرنگیوں کی سنگرانت؟
جھنڈو شاہ۔ ہاں۔ پھرنگیوں کی سنگرانت؟
گنڈو شاہ۔ (ادائے غرور سے) گرپجی مہینے کی پہلی۔
ریڈر۔ (حساب کرکے) آج سے پندرھویں دن۔
گنڈو شاہ۔ تو اُس دن سے ہم کچہری کرینگے؟
ریڈر۔ ہاں۔
گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ!
جھنڈو شاہ۔ ہاں گنڈو شاہ!
گنڈو شاہ۔ تو اب چلیں۔ گھر کے لوگ گھبرا رہیں گے۔ اُن کو چل کر یہ کھوس کھبری سنائیں۔
جھنڈو شاہ۔ چل کر سوا روپے کے لڈو بانٹیں گے۔ آؤ جلدی چلیں۔
گنڈو شاہ۔ چلو (ریڈر سے) پھرنگی صاب کے منیم ڑام ڑام۔
ریڈر۔ (ہنس کر) رام رام شاہ جی رام رام۔
جھنڈو شاہ۔ (ریڈر سے) ڑام ڑام پھرنگی صاب۔
ریڈر۔ رام رام مہاراج۔
جھنڈو شاہ۔ (چپڑاسی سے) پھرنگی صاب کے چپڑپھاسی جی ڑام ڑام
چپڑاسی۔ رام رام جھنڈو شاہ جی! کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟
جھنڈو شاہ۔ تمہاری مہربانگی چاہیئے۔
گنڈو شاہ۔ ایشر مہاراج تمہیں لڑکا دے۔ (دونوں کی روانگی)
ریڈر۔ چپڑاسی!
چپڑاسی۔ حضور!

ریڈر۔ یہ تو بالکل بیوقوف ہیں؟
چپڑاسی۔ مجھے دیکھ کر ان کی جان نکل گئی تھی۔ کہتے تھے کسی طرح پیچھا چھڑاؤ مگر اب تو خوش ہو گئے ہیں۔ آپ کو پھر نگی کا منیم کہتے ہیں۔
ریڈر۔ اور تمہیں چڑچھا لسنی (ہنس کر) کیا عمدہ نام ہے۔
چپڑاسی۔ اور مجھے دیکھ کر سہم گئے تھے۔ جیسے کسی نے گولی ماردی ہو۔ عورتیں چلانے لگیں۔ محلے بھر میں شور مچ گیا۔
ریڈر۔ اور یہ مقدمات کی سماعت کریں گے۔
چپڑاسی۔ سرکار کی مرضی ہے جس پر نہال ہو جائے۔ اس کے نصیب کھل جاتے ہیں (سائڈ کی طرف دیکھ کر) حضور!
ریڈر (تعجب سے) کیوں! کیا بات ہے؟
چپڑاسی۔ (ہنسی کے مارے لوٹ پوٹ ہو کر) دیکھئے دونوں آنری مٹھائی والے سے جھگڑ رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ مٹھائی کم دیگا تو قید کر دینگے۔
ریڈر۔ (دیکھ کر) اور اس میں شبہ ہی کیا ہے۔ آنریری مجسٹریٹ مقرر ہونے والے ہیں ؎
ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا   آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

چوتھا منظر

گنڈو شاہ کے محلے کا ایک حصہ

وقت رات

(چاندنی کھلی ہوئی ہے۔ ابھی رات زیادہ نہیں گزری۔ مکانوں

سے دھواں اُٹھ رہا ہے۔ اور اُن میں رہ رہ کر بچوں کے قہقہے گونج رہے ہیں۔ بعض وقت کتوں کے بھونکنے کی آواز بھی سنائی دے جاتی ہے۔ گنڈو شاہ اور جھنڈو شاہ باتیں کرتے داخل ہوتے ہیں)

گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ!

جھنڈو شاہ۔ ہاں گنڈو شاہ!

گنڈو شاہ۔ کل پٹر نگیوں کی سنگرانت ہے۔

جھنڈو شاہ۔ پٹر نگیوں کی پہلی؟

گنڈو شاہ۔ ہاں پہلی۔ کل ہی سے ہم کچہری کریں گے۔

جھنڈو شاہ۔ اب کوئی ہمارے سامنے سر اُٹھا جائے تو کید کر دیں۔

گنڈو شاہ۔ مزال ہے۔ مزال ہے۔ مگر (یکایک سنجیدہ ہو کر) جھنڈو شاہ!

جھنڈو شاہ۔ ہاں گنڈو شاہ!

گنڈو شاہ۔ ہم کچہری کر بھی سکیں گے یا نہیں۔ مجھے تو کھوف آتا ہے۔

جھنڈو شاہ۔ حوصلہ کرو۔ شاہ جی! حوصلہ کرو۔ بھلا یہ بھی کوئی بات ہے۔ کچہری کرنا تو اتنا آسان ہے (سنجیدہ شکل بنا کر اور مُنہ پھلا کر) جتنا کھچڑی کھانا۔

گنڈو شاہ۔ مگر کیسے؟

جھنڈو شاہ۔ مقدمے آئیں گے۔ کسی کو کید کر دیا۔ کسی کو چھوڑ دیا۔ کاغذ پیش ہونگے۔ کسی پر انگوٹھا لگا دیا۔ کسی پر نہ لگایا۔ یہی تو کچہری ہے۔

گنڈو شاہ۔ مگر یہ آپ نے سیکھا کہاں سے ہے؟

جھنڈو شاہ۔ میری بہن کے سسر کے ماموں کا لڑکا کچہری میں ہے۔ یہ باتیں اس نے مجھے سمجھا دی ہیں۔ میں آپ کو سمجھا دوں گا۔ بھاگ کیا ہے۔ حوصلہ کرو

گنڈو شاہ۔ (اطمینان کا سانس لے کر گویا سزائے موت منسوخ ہو گئی۔ یکا یک لیری سے) مزال ہے۔ مزال ہے۔

(ایک عورت کا گزرنا)

گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ!

جھنڈو شاہ۔ ہاں گنڈو شاہ!

گنڈو شاہ۔ گذر گئی۔

جھنڈو شاہ۔ اور سلام نہیں کر گئی۔ دوڑو۔ اُسے پکڑ لاؤ۔

گنڈو شاہ۔ (زور سے چلا کر) ہریا۔ اوہریا!!

ہریا۔ (مکان کے اندر سے) آیا شاہ جی۔ آیا۔

گنڈو شاہ۔ دُور چلی گئی۔ اب نکل گئی ہو گی۔

جھنڈو شاہ۔ مگر سلام نہیں کر گئی۔ ہم ڈپٹی صاب ہیں (بلند آواز سے) ہریا۔

(ہریا کا داخلہ)

ہریا۔ جی!

گنڈو شاہ۔ دوڑو۔ اس طرف ایک عورت گئی ہے۔ اُسے پکڑ لاؤ۔

ہریا۔ ایک عورت!

جھنڈو شاہ۔ عورت نہیں تو کیا گائے۔ بیوقوف آدمی۔ سُنتا ہے اور کھڑا منہ دیکھتا ہے۔ کیا گائے بھی سلام کر سکتی ہے؟

گنڈو شاہ۔ دوڑ کر جا۔ اور اُسے پکڑ لا۔ وہ سلام نہیں کر گئی۔ (سنجیدگی سے) ہم ڈپٹی صاب ہیں۔

ہریا۔ شاہ جی کچھ کھرابی نہ ہو جائے؟

گنڈو شاہ۔ ہم ڈپٹی ہیں۔ پھرنگی صاب کے خرچپانسی نے کہا تھا۔ پھرنگی صاب کے



[illegible] ہریا سے) تم جا کر اُسے پکڑ لاؤ۔ وہ سلام نہیں کر گئی۔ ڈیرہ ہو گئی ہے [illegible] کرکے جانے دینگے۔

ہریا۔ (جیسی آپ کی مرجی۔ مگر یہ ہے جبر جستی۔ (روانگی)

گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ!

جھنڈو شاہ۔ ہاں گنڈو شاہ!!

گنڈو شاہ۔ ہریا ڈرتا ہے۔ کھوف کھاتا ہے۔

جھنڈو شاہ۔ بیوکوف آدمی ہے۔ سمجھا دینا۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہیں ڈر کر کام ہی بگاڑ دے اسے مالم ہونا چاہیئے۔ کہ اس کا مالک اب ڈپٹی ہو گیا ہے۔

گنڈو شاہ۔ مزال ہے۔ مزال ہے!

(ایک بابو کا گزرنا)

جھنڈو شاہ۔ او آدمی!

گنڈو شاہ۔ اے جانے والے! ذرا ٹھہرو!! او بھائی!!! کہاں جاتا ہے ادھر آ۔ ذرا ادھر آ۔

(بابو کا ٹھہرنا)

بابو۔ کیوں کیا ہے؟ چیختے کیوں ہو؟

گنڈو شاہ۔ ہم چیختے ہیں ہم، ہم جو ڈپٹی ہیں۔ تم ہمیں جانتے ہو کہ نہیں ہم ڈپٹی ہیں (ٹہل کر) سُنا ہم ڈپٹی ہیں (تھوڑی دیر کے بعد) دونوں ڈپٹی ہیں۔ کل سے کچہری کرنے لگیں گے۔

بابو۔ پھر میں کیا کروں؟

گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ!

جھنڈو شاہ۔ ہاں گنڈو شاہ!

گنڈو شاہ۔ سنتے ہو پوچھتا ہے میں کیا کروں (قہقہہ مار کر ہنستا ہے۔)۔

ہا ہا ہا ! پوچھتا ہے میں کیا کروں ؟

جھنڈو شاہ ۔ (بابو سے مخاطب ہو کر) انہیں سلام کرو سلام ۔

بابو ۔ مگر کیوں ؟

گنڈو شاہ ۔ کیونکہ ہم ڈپٹی ہیں ۔

بابو ۔ ہوا کرو مجھے اس سے کیا غرض ہے ۔

گنڈو شاہ ۔ (غصہ سے) سلام کرو ۔ نہیں تو ......

جھنڈو شاہ .... ہم جرمانہ کریں گے ۔

گنڈو شاہ ۔ نہیں نہیں میں اسے کید کردونگا ۔ جرمانہ تو اس کے لئے کچھ بھی نہیں اسے کید کردونگا ۔

(ہریا کا آنا عورت پیچھے پیچھے سہمی ہوئی آ رہی ہے اور گھونگھٹ نکالے ہوئے ہے)

بابو ۔ (ہریا سے) تو کون ہے ؟

ہریا (ڈرکر) میں ان کا نوکر ہوں ۔

بابو ۔ مگر اس کو کیوں ساتھ لایا ہے ۔ حرامزادے ۔ بدمعاش ......

(غصے سے آستین چڑھا لیتا ہے)

گنڈو شاہ ۔ (ڈر کر) جھنڈو شاہ !

جھنڈو شاہ ۔ (سہم کر) ہاں گنڈو شاہ !

گنڈو شاہ ۔ کام تو بگڑ گیا ۔ اب کیا کریں ؟

ہریا ۔ (کانپتے ہوئے) مجھے انہوں نے حکم دیا ہے ؟

بابو ۔ (گنڈو شاہ اور جھنڈو شاہ کی طرف دیکھ کر) یہ حکم آپ کا ہے ؟ (دونوں چپ رہتے ہیں) میں پوچھتا ہوں ۔ یہ حکم آپ کا ہے ؟ جواب دو ۔ آپ میں سے ڈپٹی کون ہے ؟ (ٹھہر کر) میں اسے سلام کروں گا ۔

گنڈو شاہ (جلدی سے) میں۔
جھنڈو شاہ۔ نہیں میں۔
بابو۔ تو اسے (عورت کی طرف اشارہ کرکے) آپ نے پکڑ منگوایا ہے (ہونٹ پیس کر)
میں آپ کی گردن توڑ دوں گا۔ ڈپٹی بنے ہو کر خدائی فوجدار۔ جو گزرتا ہے اُسے ہی
پکڑ لیتے ہو۔ میں تمہیں سزا دیئے بغیر یہاں سے نہ جاؤں گا۔
جھنڈو شاہ۔ گنڈو شاہ دوڑو۔

(بابو راستہ روک کر کھڑا ہو جاتا ہے۔)
بابو۔ خبردار یہاں سے ہلے تو مار مار کر ہڈیاں توڑ دونگا۔
جھنڈو شاہ۔ (کانپتے ہوئے) نہیں ہلتا
گنڈو شاہ۔ (امداد طلب نگاہوں سے ہریا کی طرف دیکھ کر) ہریا!
ہریا۔ انھوں نے مجھے بھیجا تھا۔ میں ان کا نوکر ہوں۔
بابو۔ سنو۔
دونو۔ (گھبرا کر) جی! اب کھتا نہ ہوگی۔ ماپھ کر دیجئے۔ اب کھتا نہ ہوگی۔
بابو۔ میں کچہری کا آدمی ہوں۔
گنڈو شاہ۔ (اچھل کر) جھنڈو شاہ!
جھنڈو شاہ۔ ہاں گنڈو شاہ۔
گنڈو شاہ۔ یہ بھی پھرنگی صاب کا آدمی ہے (بابو سے) پھرنگی صاب کے آدمی
سلام (صافہ گلے میں ڈال کر ہاتھ باندھ کر) پھرنگی صاب کے آدمی! سلام۔
ہمیں پتہ نہ تھا۔ سلام۔
جھنڈو شاہ (آگے بڑھ کر) سلام پھرنگی صاب کے آدمی۔ سلام۔
بابو۔ اگر تم نے پھر ایسی حرکت کی تو یاد رکھنا میں ....

(غصے سے آگے بڑھتا ہے، دونو مجسٹریٹ ڈر کر بھاگتے ہیں۔ اور گنڈھو شاہ کے مکان میں گھس کر اندر سے دروازہ بند کر لیتے ہیں ہریا محلہ کے کونے میں چھپ جاتا ہے۔ بابو اپنی بیوی کے ساتھ بڑبڑاتا ہوا چلا جاتا ہے)

پانچواں منظر

کچہری میں ایک کمرہ

وقت دوپہر

(گوپال داس ریڈر اور لال دین چپراسی)

لال دین۔ حضور دیکھیں مجسٹریٹ کیسے آدمی ہیں؟

گوپال داس۔ پرواہ کرو۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔ اور بہت کچھ معلوم ہو ہی چکا ہے۔

لال دین۔ (اضطراب سے) کیا جناب؟ کیا معلوم ہو چکا ہے؟

گوپال داس۔ بیوقوف آدمی ہیں۔ مگر ہیں دولتمند۔ اس لئے مجسٹریٹ بن گئے ہیں۔ چپراسی کو دیکھ کر ہانپنے لگ جاتے ہیں۔ دیکھو گے تو خوش ہو جاؤ گے۔

لال دین۔ حضور سخت تو نہیں ہیں؟

گوپال داس۔ یہ تو آگے چل کر معلوم ہو گا۔ ابھی کیا کہہ سکتے ہیں۔

(جھنڈو شاہ اور گنڈھو شاہ کا داخلہ)

لال دین۔ (آہستہ سے) یہ کون ہیں؟

گوپال داس۔ جی وہی ہیں (جھنڈوشاہ اور گنڈوشاہ سے جھک کر) سلام حضور۔

جھنڈوشاہ۔ سلام بھڑنگی صاب کے آدمی۔

چپڑاسی۔ (جھک کر) سلام حضور!

گنڈوشاہ۔ سلام مہاراج سلام (کپڑا جھاڑ کر) آپ بھی بھڑنگی صاب کے آدمی ہیں؟

گوپال داس۔ آپ اندر تشریف لے چلیں۔ ہم آپ کے نوکر ہیں۔ یہ آپ کا کمرہ ہے۔

گنڈوشاہ۔ (تڑپ کر) تم ہمارے نوکر ہو۔ دونو کے دونو نوکر ہو؟

دونو۔ ہاں حضور۔

جھنڈوشاہ (سر ہلا کر) یہ نہیں ہو سکتا۔ کیوں گنڈوشاہ؟

گنڈوشاہ۔ کیسے ہو سکتا ہے؟ ہمارا نیا نیا کام ہے۔ ابھی سے دو نوکر رکھنے کی کیا جرورت ہے جب کام چل نکلے گا۔ تو دیکھا جائیگا۔ ہم نہیں رکھتے (ٹھہر کر) چلے جاؤ۔ ہم آپ ہی سب کچھ کریں۔

گوپال داس۔ حضور ہماری تنخواہ گورنمنٹ دے گی۔

جھنڈوشاہ۔ گوملن کون ہوتا ہے؟

گوپال داس۔ حضور سرکار!

گنڈوشاہ۔ لو کام ہمارا کریں گے۔ طلب سرکاڑ دے گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے؟ (سر ہلاتا ہے۔)

جھنڈوشاہ۔ سرکاڑ کوئی طلبیں لٹا رہی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ تم جاؤ بابا ہم اپنا کام آپ کریں گے۔

گوپال داس۔ جناب.........

گنڈوشاہ۔ یار کوئی جبر جستی ہے۔ ہم نوکر نہیں رکھتے۔ بس کہ دیا۔ جاؤ زناب۔

زناب۔ ہمارا سر کھانے لگے۔
گوپال داس۔ حضور! میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ہماری تنخواہ سرکار دے گی آپ تسلی رکھیں۔
گنڈوشاہ۔ جھنڈوشاہ!
جھنڈوشاہ۔ ہاں گنڈوشاہ!
گنڈوشاہ۔ کہہ دو کہ اگر سرکار نے نہ دی۔ تو ہم بھی نہیں دینگے۔
دونو۔ ہاں حضور منظور ہے۔
جھنڈوشاہ۔ مگر پھر نہ کہنا۔ کہ ہم آپ کی نوکری کرتے رہے ہیں؟
گنڈوشاہ۔ مزال ہے۔ مزال ہے! تو اندر چلیں۔
(گوپال داس چک اٹھاتا ہے)
گوپال داس۔ چلئے حضور تشریف لے چلئے۔
گنڈوشاہ۔ شریفے۔ شریفے کہاں ہیں؟
(گوپالداس دوسری طرف منہ کرکے ہنستا ہے)
چپڑاسی۔ جناب اندر چلے چلیں۔ مقدمہ پیش ہونیوالا ہے۔
(دونوں اندر جاکر کرسیوں پر بیٹھ جاتے ہیں)
جھنڈوشاہ۔ (گوپال داس سے) تمہارا کیا نام ہے؟
گوپال داس۔ حضور گوپال داس۔
جھنڈوشاہ۔ تھوڑا سا پانی تو پلاؤ۔
گوپال داس۔ بہت بہتر حضور! (پانی کا گلاس بھر کر دیتا ہے)
گنڈوشاہ۔ (گوپال داس سے) مگر تم ہو کون؟
گوپال داس۔ حضور، مثلخواں۔

گنڈوشاہ۔ (چونک کر) جھنڈوشاہ!
جھنڈوشاہ۔ (پانی کا گلاس ختم کرکے) ہاں گنڈوشاہ!
گنڈوشاہ۔ بس اب گنگا جی جانے کی تیاری کرو۔
جھنڈوشاہ۔ (حیرت سے) کیوں؟ کیا ہوا؟
گنڈوشاہ۔ (گوپال داس کی طرف اشارہ کرکے) مسلمان کے ہاتھ کا پانی پی گئے ہو۔ دیکھتے نہیں۔ یہ مسلمان ہے۔
جھنڈوشاہ۔ (کرسی کے اوپر کھڑا ہوکر گھبراہٹ سے) مسلمان؟
گنڈوشاہ۔ ہاں مسلمان۔
جھنڈوشاہ۔ ستیاناس۔
گوپال داس۔ نہیں حضور نہیں میں ہندو ہوں۔
گنڈوشاہ۔ مگر ہندوؤں کا نام کبھی مثال خاں نہیں ہوتا۔
جھنڈوشاہ۔ (دلیری سے) تو تم ہندو ہو؟
گوپال داس۔ ہاں حضور۔ مثلخواں میرا نام نہیں۔ یہ میرا عہدہ ہے۔ میرا نام تو گوپالداس ہے۔
جھنڈوشاہ۔ (اطمینان کا سانس لے کر) تو یہ مثال خاں تمہارا اوہدہ ہے نام نہیں۔
گوپال داس۔ جی حضور (گنڈوشاہ کی طرف دیکھ کر) ہاں حضور
جھنڈوشاہ۔ تو مثال رات کو جلائی جاتی ہے۔ دن کو تمہارا کیا کام ہے؟ کیوں گنڈوشاہ! کیا مثال دن کو بھی جلاتے ہیں؟
گنڈوشاہ۔ مزال ہے! مزال ہے!! (سنجیدگی سے) تو بھائی مثال خاں تم اس وقت جاؤ۔ اگر رات کو کام ہو تو مثال جلا کرلے آنا۔ نہیں تو کوئی جرورت نہیں
جھنڈوشاہ۔ کیا تنو کی ایک کہی ہے

گوپال داس۔ نہیں حضور آپ نہیں سمجھے......
گنڈو شاہ۔ (سر ہلا کر) سمجھ گئے ہیں سمجھ گئے ہیں۔ کوئی اتنے بے وقوف نہیں ہیں
ڈپٹی ہیں.........
گوپال داس۔ مثلخواں کا کام مقدموں کی کارروائی پڑھکر سُنانا ہے۔
گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ۔ سمجھے۔ مثال خاں منیم کو کہتے ہیں۔ پھر نگمیوں نے کیا کیا
نام رکھ لئے ہیں۔
جھنڈو شاہ۔ یاد رکھنا۔ بھول نہ جانا۔
گنڈہ شاہ۔ مزال ہے۔ مزال ہے!

(ایک سپاہی کا مجُرم کو پکڑے ہوئے داخل ہونا۔ مجُرم کے ہاتھ میں ہتھکڑی ہے۔ اور اُس کی زنجیر سپاہی کی کمر سے بندھی ہے)

سپاہی (جھُک کر) سلام حضور!
گنڈو شاہ۔ (سلام کی پروانہ کرکے) جھنڈو شاہ!
جھنڈو شاہ۔ ہاں گنڈو شاہ!
گنڈو شاہ۔ ان میں سے اکسیر کس نے کی ہے۔ اور پکڑ کر کون لایا ہے۔ ایک کا
ہاتھ بندھا ہوا ہے اور دوسرے کی کمر۔
جھنڈو شاہ۔ (گہری سوچ میں غرق ہو کر) کچھ پتہ نہیں لگتا عجب معاملہ ہے مثال خاں!
گوپال داس۔ جی حضور!
جھنڈو شاہ۔ کیا بات ہے؟ کچھ جانتے ہو؟
گوپال داس۔ جی یہ (سپاہی کی طرف اشارہ کرکے) اس (ملزم کی طرف اشارہ
کرکے) کو پکڑ کر لایا ہے۔
جھنڈو شاہ۔ تو معاملہ کیا ہے؟

سپاہی۔ حضور اس کا چونتیس دفعہ میں چالان ہُوا ہے۔
گنڈو شاہ۔ (زبان باہر نکال کر) گویا یہ چونتیسویں بار پکڑا آیا ہے۔ بڑا بدماس ہے۔
جھنڈو شاہ۔ (حیرت سے) چونتیسویں بار!
گوپال داس۔ نہیں حضور اس کا یہ مطلب نہیں؟
جھنڈو شاہ۔ (کرسی دوسری طرف پھیر کر) ہاں! یہ مطلب نہیں؟
گوپال داس۔ اُس نے زیر دفعہ ۳۴ جرم کیا ہے۔
گنڈو شاہ۔ (جھنڈو شاہ سے) کچھ سمجھے؟
جھنڈو شاہ۔ (سر ملا کر) بالکل نہیں (گوپال داس سے) وہ کیا ہوتی ہے چھبر نگیوں کے نیم صاب
گوپال داس۔ اِس نے شارع عام پر پیشاب کیا ہے۔
جھنڈو شاہ۔ شاہ رام کیا؟ کیا یہ کسی آدمی کا نام ہے؟
گوپال داس۔ سڑک پر۔ رستے پر۔
گنڈو شاہ۔ تو پھر کیا ہوا۔ اس میں جرم کیا ہے؟
جھنڈو شاہ (سنجیدگی سے) بالکل نہیں۔
گوپال داس۔ حضور قانون کے مطابق یہ جُرم ہے۔ اور اس کے لئے سزا دی جانی چاہیئے۔
گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ!
جھنڈو شاہ ہاں گنڈو شاہ!
گنڈو شاہ۔ اب سنبھل کر رہنا۔ ورنہ تمہیں بھی یہ چونتیسویں دفعہ (ف پر خاص زور دے کر) لگ جائے گی۔
جھنڈو شاہ۔ ہمیں بھی لگ جائیگی؟ مگر ہم تو ڈپٹی ہیں۔ ڈپٹی۔

گنڈوشاہ۔ (مجرم سے مخاطب ہوکر) تم نے یہ جرم کیا ہے؟

مجرم۔ جی میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔

گوپال داس۔ مانتا ہے حضور! اپنا جرم مانتا ہے۔ سزا دیجئے۔

گنڈوشاہ۔ (مجرم سے) تمہیں چھ مہینے کید۔

جھنڈوشاہ۔ (سپاہی سے) اور تمہیں سات مہینے کید۔

سپاہی۔ (گھبراکر) حضور!

جھنڈوشاہ۔ لالہ! جو کوئی بھی ہو۔ اسے سزا دینی پڑتی ہے۔ ہم کیا کریں مزبور ہیں۔ ہم کیا کریں......... ہم کیا کرسکتے ہیں۔ کس طرح چھوڑ دیں۔ ہم مزبور ہیں۔

گوپال داس (آہستہ سے) حضور! سپاہی جو مجرم کو پکڑ کر لایا ہے۔ اسے سزا نہیں دی جاتی۔ اور یہ جو مجرم کو چھ مہینے کی قید کا حکم ہوا ہے۔ یہ بھی غیر واجب ہے۔ کوئی ہلکی سی سزا دیجئے۔

گنڈوشاہ۔ ہلکی سی؟ یعنی تھوڑی سی؟ یعنی جریانہ؟

گوپال داس۔ ہاں حضور جرمانہ!

گنڈوشاہ۔ جھنڈوشاہ!

جھنڈوشاہ۔ ہاں گنڈوشاہ!

گنڈوشاہ۔ بولو اسے کتنا جریانہ کریں؟ کیا صلاح ہے؟

جھنڈوشاہ۔ (آہستہ سے) میری صلاح تو یہ ہے۔ کہ اسے پچاس روپیہ جریمانہ کرو پچیس تمہیں مل جائیں گے پچیس مجھے۔ کیا ہرج ہے؟

گنڈوشاہ۔ مزاں ہے (مجرم سے) دیکھو! میں تمہیں پچاس روپے جریانہ کرتا ہوں۔ چالیس اور دس پچاس۔

گوپال داس۔ حضور یہ سزا بھی زیادہ ہے۔ جرمانہ معمولی ہونا چاہیئے۔
گنڈوشاہ۔ (جلدی سے) تو چار آنے سہی۔
جھنڈوشاہ۔ چلو چار آنے نکالو۔

(مجرم چونی نکال کر میز پر رکھ دیتا ہے)

گنڈوشاہ۔ (غصہ سے) ارے دیکھتا نہیں بیوقوف! ہم دو حصے دار ہیں۔ چونی نکال کر رکھ دی۔ دو دونیاں نکال۔
جھنڈوشاہ۔ اور منہ میں بڑبڑ نہ کرو۔ ہماری پہلی آمدن ہے۔ سُنا ہماری پہلی آمدن ہے پہلی۔
گنڈوشاہ۔ ہاں پہلی آمدن۔ دو دونیاں نکال کر رکھ دے۔

(مجرم چونی نکال کر جیب میں ڈال لیتا ہے اور دو دونیاں میز پر رکھ دیتا ہے گنڈوشاہ اور جھنڈوشاہ حریصانہ نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ سپاہی اور مجرم چلے جاتے ہیں۔ گنڈوشاہ ایک دونی اٹھا کر دیکھتا ہے۔ اور پھر دھوتی میں باندھ لیتا ہے اور دوسری دونی اٹھا کر خاص شان سے جھنڈوشاہ کی طرف سرکا دیتا ہے۔)

گنڈوشاہ۔ جھنڈوشاہ! اب دیکھ لو۔ پھر نہ کہنا کہ گھسی ہوئی دیدی ہے؟
جھنڈوشاہ۔ (دونی کو دیکھتا ہے) نہیں ٹھیک ہے۔ (دھوتی میں باندھ کر) میں کوئی ایسا آدمی ہوں (پھر کرسی پر بیٹھ کر) پھکر نہ کرو۔ حوصلہ رکھو۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں۔
گوپال داس۔ حضور!.......
گنڈوشاہ۔ اب نہیں کیا دیں لالہ۔ دو دو آنے تو ہمیں ملے ہیں۔ مشکل سے تیل کا کھرچ چلے گا۔

جھنڈو شاہ۔ بڑی مشکل ہے (یکایک یاد کرکے) پر تم نے تو کہا تھا۔ کہ تم دونوں کو پھڑنگی ٹرکاڑ سے طلب ملے گی۔

گنڈو شاہ۔ (اچھل کر) اور اب دونی دیکھ کر منہ میں پانی بھر آیا۔ نہیں بابا۔ نہیں یہہ نہیں ہوسکتا۔ اگر تم کو اسی طرح کرنا ہے۔ تو چلے جاؤ۔ میں باہر سے آدمیوں کو پکڑ لاؤں گا۔ جھنڈو شاہ جرمانہ کردینگے۔ کیوں جھنڈو شاہ!

جھنڈو شاہ۔ ہمارا نیا نیا کام ہے۔ آمدن کچھ ہے نہیں۔ دیکھتے ہی ہو کُل چار آنے آئے ہیں۔ اب اس میں سے تمہیں کیا مل سکتا ہے۔ پھڑنگی ٹرکاڑ سے طلب لینا۔ پھڑنگی ٹرکاڑ سے۔

گوپال داس۔ حضور میں اس میں سے حصہ نہیں مانگتا۔

جھنڈو شاہ۔ (مطمئن ہوکر) حصہ نہیں مانگتے۔ بہت اچھی بات ہے۔ تو پھر کیا کہتے ہو۔ جلدی کہو۔

گوپال داس۔ یہ جرمانہ سرکاری خزانے میں داخل کیا جائیگا۔ اس پر آپ کا حق نہیں۔

گنڈو شاہ۔ ہمارا ہک نہیں۔ تو کیا تمہارا ہک ہے؟ جھنڈو شاہ! تم نے سُنا۔ اس پر ہمارا ہک نہیں۔

جھنڈو شاہ۔ اس کو ایک ایک پیسہ دیدو۔ تو تمہارا ہک ہو جائیگا۔ بڑا اُستاد آدمی ہے۔

گنڈو شاہ۔ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا۔ کہ بڑا اُستاد آدمی ہے۔ ہم اسے نوکر نہیں رکھتے (گوپال داس سے) چلے جاؤ۔

گوپال داس۔ جناب ...... حضور ...... میں۔

جھنڈو شاہ۔ ہم نہیں رکھتے چلو فیصلہ ہوا۔ کوئی جبر جستی ہے جی چاہا۔ رکھ لیا۔ جی چاہا جواب دیدیا۔ ہم ڈپٹی ہیں۔ جانتے ہو ہم ڈپٹی ہیں۔

گنڈو شاہ (گلے کو صاف ٹھیک کرکے) جاؤ۔ چلے جاؤ۔ ہم نہیں رکھتے۔

(گوپال داس چپ ہو جاتا ہے۔ چپراسی داخل ہوتا ہے)

چپراسی۔ جناب لالہ رام داس بھنڈاری آپ سے ملنے آئے ہیں آ جانے دوں؟

گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ!

جھنڈو شاہ۔ ہاں گنڈو شاہ!

گنڈو شاہ۔ آ جائے۔ تمہاری کیا صلاح ہے۔ پھر نگی صاب کھفا نہ ہو جائے۔ یہ سوچ لو۔ پھر مجھے نہ کہنا۔

جھنڈو شاہ۔ (گوپال داس سے) کیوں منیم جی! کچھ ہرج ہے؟

گوپال داس۔ نہیں حضور بالکل نہیں۔ بڑی خوشی سے بلا لیجیے۔ کوئی ہرج نہیں۔ (چپراسی سے) جاؤ بلا لاؤ!

گنڈو شاہ۔ اب کوئی اور مکدمہ تو نہیں؟

گوپال داس۔ نہیں حضور۔

(گوپال داس مقدمے کا فیصلہ لکھنے میں مصروف ہو جاتا ہے اور چپراسی کے ساتھ رام داس بھنڈاری داخل ہوتا ہے)

رام داس۔ ڑام ڑام ڈپٹی صاب! ڑام ڑام!

گنڈو شاہ۔ ڑام ڑام مہاڑاج!

جھنڈو شاہ۔ ڑام ڑام شاہ جی۔ آیئے بیٹھیے۔

(رام داس فاصلے پر کھڑا ہو جاتا ہے)

گنڈو شاہ۔ ادھر بیٹھیے۔ اپنا گھر ہے۔ کھڑے کیوں ہو؟

جھنڈو شاہ۔ بیٹھ جائیے۔ بیٹھ جائیے۔

(رام داس بصد مشکل کرسی پر اکڑوں بیٹھ جاتا ہے۔)

جھنڈو شاہ۔ کیسے آئے؟ یہاں حقہ پانی تو ہے نہیں۔
رام داس۔ کیا بچا ہے (کچھ دیر کے بعد) میں شکایت لے کر آیا ہوں۔
جھنڈو شاہ۔ (چونک کر) شکایت۔ کس کی شکایت؟
رام داس۔ آپ نے غضب کر دیا۔
گنڈو شاہ۔ کیوں کیوں کیا کر دیا؟ (گھبرا کر) ہم نے تو کچھ اکسیر نہیں کی۔ معاملہ کیا ہے؟ جلدی کہو۔
رام داس۔ اپنے ہی لڑکے کو جرمانہ کر دیا۔
گنڈو شاہ۔ تو وہ آپ کا لڑکا تھا؟
جھنڈو شاہ۔ جسے ابھی چار آنے جرمانہ ہوا ہے؟
رام داس۔ جی ہاں!
گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ!
جھنڈو شاہ۔ (اداس ہو کر) ہاں گنڈو شاہ!
گنڈو شاہ۔ (دھوتی سے دونی نکال کر) دونی واپس کر دو۔ آج کا دن بہت بُرا ہے۔
جھنڈو شاہ (دونی واپس دے کر) مگر گنڈو شاہ اس طرح سے گزارہ نہ ہو سکے گا
گنڈو شاہ۔ بالکل نہیں ہو سکے گا۔
(رام داس چلا جاتا ہے گوپال داس کاغذ پیش کرتا ہے۔)
گنڈو شاہ۔ کیا ہے؟
گوپال داس۔ جناب دستخط کر دیں۔ یہ مقدمے کا فیصلہ ہے۔
گنڈو شاہ۔ مگر وہ پیسے تو واپس کر دیئے۔
گوپال داس۔ کیسے واپس کر دیئے؟

گنڈو شاہ۔ جس نے جرمانہ دیا تھا۔ وہ تو ایک برادری کے آدمی کا لڑکا نکل آیا۔
جھنڈو شاہ۔ ابھی ابھی جو آیا تھا۔ وہ وہی تھا۔ دونوں سے دونی دونی واپس لے گیا ہے۔
گوپال داس۔ حضور! قانون میں یہ نہیں ہوتا۔
جھنڈو شاہ۔ تو کیا ہوتا ہے؟
گوپال داس۔ واقف کار آدمیوں کو بھی سزا ہو جاتی ہے۔
گنڈو شاہ۔ تو ہم اپنے لڑکے بالوں کو بھی سزا دیں گے؟ بابا ہم سے یہ نہ ہو سکے گا۔ ہم ڈپٹی نہیں بنتے۔ ہم کو کچہری کرنا آنا بھی کب ہے؟ مفت کا جنجال۔
گوپال داس۔ نہیں حضور! صاحب بہادر نے فرمایا ہے۔ کہ ایک وکیل کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ وہ آپ کو قانون کے تمام پہلو سمجھا دیں گے۔ آپ فکر نہ کریں۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔
گنڈو شاہ۔ (نیم دلی سے) اچھا۔ مگر تم کو حصہ نہیں ملے گا۔
جھنڈو شاہ۔ ہاں پھر نہ کہنا۔ کہا نہیں تھا۔ اس لئے پہلے کہہ دیا ہے۔
(گوپال داس ہنستا ہے)
گوپال داس۔ بہت اچھا حضور! میں نہیں مانگوں گا۔ اب دستخط تو کر دیجئے۔
گنڈو شاہ۔ جھنڈو شاہ تم کر دو۔
جھنڈو شاہ۔ نہیں گنڈو شاہ تم کر دو۔
گنڈو شاہ۔ کیا حرج ہے کر دو۔
جھنڈو شاہ۔ کوئی بھکر نہ کرو۔ کر دو۔
گنڈو شاہ۔ (گوپال داس سے) تم ہی کر دو۔ کیوں جھنڈو شاہ۔
جھنڈو شاہ۔ یہ سب سے اچھی ترکیب ہے (گوپال داس سے) کر دو!

گوپال داس۔ نہیں حضور آپ حاکم ہیں۔ اس پر آپ ہی کے دستخط چاہیئے۔
جھنڈو شاہ۔ لاؤ بھئی میں ہی کر دیتا ہوں (کاغذ دیکھکر) ہیں! یہ تو بھارسی ہے۔
گوپال داس۔ نہیں حضور اُردو ہے۔
جھنڈو شاہ۔ اب سے لنڈے لکھا کرو۔ سُنا (دستخط کر دیتا ہے)
گوپال داس۔ (گنڈو شاہ سے) آپ بھی کر دیجئے۔
گنڈو شاہ۔ ایک جَونی جرمانہ کی ہے۔ اب سب کے انگوٹھے لگوالو۔ کیا جھنڈو شاہ کے دستخط کافی نہیں؟
گوپال داس۔ نہیں جناب! اب آپ کے دستخط بھی ضروری ہیں۔
(گنڈو شاہ دستخط کر دیتا ہے)

گنڈو شاہ۔ تو اب چھٹی ہے؟
گوپال داس۔ ہاں جناب۔ اب کوئی مقدمہ نہیں۔
جھنڈو شاہ اور گنڈو شاہ جھومتے جھامتے جاتے ہیں۔ محلہ کے سب آدمی ادھر اُدھر سے جھانک جھانک کر دیکھتے ہیں۔ اور ہنستے ہیں ✦

پردہ

فطرت نگار سُدرشن

کی

تصنیفات عالیہ

(۱) ڈراما رشی دیانند۔ دوسرا ایڈیشن۔ قیمت دس آنے - - - ۱۰ر

(۲) مَن کی موج۔ نہایت عمدہ روحانی مضامین۔ تیسرا ایڈیشن۔ قیمت ۱۲ر

(۳) چٹکیاں۔ یہ کتاب مَن کی موج کی بہن ہے۔ تیسرا ایڈیشن ” ۶ر

(۴) سدا بہار پھول۔ جناب سدرشن کی ۱۰ کہانیوں کا مجموعہ۔ پانچواں ایڈیشن تیار ہے۔ قیمت بارہ آنے - - - - - - - - ۱۲ر

(۵) بیگناہ مجرم۔ ایک زبردست مجلسی ناول۔ چوتھا ایڈیشن۔ قیمت - - عہ۱

(۶) تہذیب کے تازیانے۔ بنگال کے قومی ناول نویس بابو بنکم چندر چٹرجی کی مُردہ ہڈیوں میں جان ڈالنے والے مضامین کا ترجمہ۔ یہ وہ مضامین ہیں جنہوں نے بنگال کے اس جادوگر کا نام دنیا کے کونے کونے میں مشہور کر دیا ہے پڑھ کر دیکھیے۔ آپ دنگ رہ جائیں گے۔ تیسرا ایڈیشن۔ قیمت ۱۲ر

(۷) **صبحِ وطن**۔ ملک کے مشہور قصہ نویس جناب سدرشن صاحب کی قومی کہانیوں کا مجموعہ۔ تیسرا اڈیشن۔ قیمت ایک روپیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

(۸) **آنریری مجسٹریٹ**۔ آپ کے سامنے ہے۔ تیسرا اڈیشن۔ قیمت ۴ر

(۹) **چندن**۔ کہانیوں کا وہ مجموعہ۔ جس نے قصہ نویسی کے میدان میں پنجاب کا سر بنگال سے بھی اونچا کر دیا ہے آج تک لوگ کہتے تھے کہ کہانیاں لکھنا بنگالی ہی جانتے ہیں مگر چندن دیکھکر یہ خیال غلط ثابت ہوتا ہے ایک ایک کہانی کسی ناول سے کم دلچسپ نہیں۔ تیسرا اڈیشن عہ۔ سنہری ریشمی جلد ۔ ۔ ۔ ۔ ۶ر

(۱۰) **قوم پرست**۔ بنگال کے جادو رقم ڈراماٹسٹ ڈی۔ ایل۔ رائے کے تاریخی ناٹک کا ترجمہ۔ قیمت ایک روپیہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عہ

(۱۱) **کنجِ عافیت**۔ ایک چھوٹا سا مگر نہایت خوبصورت اور دلکش ناول ۶ر

(۱۲) **محبت کا انتقام**۔ فطرت نگار سدرشن کا طبع زاد ناٹک جس نے اُنکی شہرت کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ یہ ناٹک فرانسیسی انشا پردازی کا نمونہ ہے اسکے ہندی اڈیشن پر مصنف کو گورنمنٹ پنجاب نے پانچسو روپیہ انعام دیا ہے عہ

(۱۳) **بہارستان**۔ فطرت نگار فسانہ نویس سدرشن کی تازہ ترین کہانیوں کا مجموعہ۔ بیحد دلچسپ کتاب ہے جس نے سدرشن کو پڑھنا ہو اُسے یہ کتاب پڑھنی چاہیئے۔ اس پر مصنف کو سات سو روپیہ گورنمنٹ کی طرف سے انعام ملا ہے ۱۲ر

ملنے کا پتہ:- **منیجر سدرشن آشرم انارکلی لاہور**